بین الاقوامی کمیشن برائے
ماہرین قانون

بین الاقوامی کمیشن برائے ماہرین قانون

پس منظر کا بیان

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کے بنیادی افعال اور سرگرمیاں

دنیا کے تمام علاقوں سے تعلق رکھنے والے ساٹھ (60) معروف ججوں اور وکلاء پر مشتمل ''بین الاقوامی کمیشن برائے ماہرین قانون'' (آئی سی جے) انصاف کے قومی اور بین الاقوامی نظاموں کی تشکیل اور استحکام کے لیے اپنے بے مثال قانونی تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے قانون کی حکمرانی کے ذریعے انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے کوشاں ہے۔ آئی سی جے، 1952 میں قائم ہوا تھا، 1957 سے معاشی وسماجی کونسل کے ساتھ مشاورتی حیثیت سے منسلک ہے، پانچ براعظموں میں فعال ہے; اوراس کا مقصد بین الاقوامی انسانی حقوق اور بین الاقوامی انسانیت دوست قانون کا بتدریج فروغ اور مؤثر نفاذ: شہری، ثقافتی، معاشی، سیاسی اور سماجی حقوق کا تحفظ; اختیارات کی علیحدگی; اور عدلیہ وقانونی شعبے کی خود مختاری کو یقینی بنانا ہے۔

پوسٹ آفس باکس نمبر 91، ریودیلس بینز 33، 1211 جنیوا 8، سوئٹزرلینڈ
فون: 3800 979 22 (0)41+ فیکس: 3801 979 22 (0)41+ ویب سائٹ: http://www.icj.org، ای میل: info@icj.org

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے معاہدات کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کے بنیادی افعال اور سرگرمیاں

انسانی حقوق کے معاہدات کے نفاذ کی نگران کار دس کمیٹیاں قائم ہیں جو کہ انفرادی استعداد میں کام کرنے والے خودمختار ماہرین پر مشتمل ہیں۔ ہر کمیٹی انسانی حقوق کے عالمگیر معاہدے کی جانب سے قائم کی گئی ہے جو معاہدہ اُس کمیٹی سے متعلق ہے ماسوائے 'کمیٹی برائے معاشی، سماجی وثقافتی حقوق' کے جسے معاشی و سماجی کونسل (ای سی او ایس او سی) نے اپنی قرارداد 1985/7 کے تحت قائم کیا تھا۔ 'معاہدے کے نفاذ کی نگران کار ہر کمیٹی، جسے 'کمیٹی' بھی کہا جاتا ہے، انسانی حقوق کے بنیادی عالمگیر معاہدات کے نفاذ کی نگرانی کرنے کی ذمہ دار ہے[1]۔

اِس دستاویز میں اِن پانچ کمیٹیوں، کمیٹی برائے انسانی حقوق (سی سی پی آر)؛ کمیٹی برائے معاشی، سماجی وثقافتی حقوق (سی ای ایس سی آر)، اذیت رسانی کے خلاف کمیٹی (کیٹ)؛ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کی کمیٹی (سیڈا) اور بچوں کے حقوق کی کمیٹی (سی آر سی) کا جائزہ بیان کیا گیا ہے۔ اس جائزے میں معاہدے کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کے بنیادی افعال کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس حوالے سے انفرادی اطلاعات اور عمومی آراء پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ معاہدے کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کو مستحکم کرنے کے لیے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق نے جس عمل کا آغاز کیا تھا اس کا ذکر کیا جائے گا اور 2012 میں جنرل اسمبلی کے بین الاقوامی عمل کا حوالہ بھی دیا جائے گا۔

بنیادی افعال اور سرگرمیاں

فریق ریاستوں کی رپورٹس کا جائزہ

زیرنظر پانچوں معاہدات ریاستوں پر فریضہ عائد کرتے ہیں کہ وہ معاہدے کے نفاذ کی متعلقہ نگران کار کمیٹی کو سلسلہ وار رپورٹس جمع کروائیں[2]۔ پانچوں کمیٹیوں کا ایک بنیادی فرض ان رپورٹس کا جائزہ لینا اور ہر فریق ریاست کی جانب سے معاہدے پر عملدرآمد کے حوالے سے 'حتمی مشاہدات' کا اظہار کرنا ہے۔

اس فریضے پر مکمل تفصیل کی وضاحت اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کے سلسلہ وار رپورٹنگ کے عمل کے جائزے کے پس منظر سے متعلق آئی سی جے کی دستاویز میں کی گئی ہے۔

سالانہ رپورٹس

پانچوں کمیٹیاں جنرل اسمبلی کو اپنی سرگرمیوں کی رپورٹس فراہم کرنے کی پابند ہیں۔ سی سی پی آر، سی ای ایس سی آر، سی اے ٹی اور سی ای ڈی اے ڈبلیو ہر سال یہ رپورٹ فراہم کرتی ہیں جبکہ سی آر سی ہر دو سال بعد مذکورہ رپورٹس پیش کرتی ہیں[3]۔ کمیٹیوں کی رپورٹس پر آن لائن رسائی حاصل کی جاسکتی ہے[4]۔

1- انسانی حقوق کے بنیادی عالمی معاہدات درج ذیل ہیں: معاہدہ برائے شہری وسیاسی حقوق (آئی سی سی پی آر)؛ معاہدہ برائے معاشی، سماجی وثقافتی حقوق (آئی سی ای ایس سی آر)؛ نسلی امتیاز کی تمام قسموں کے خاتمے کا معاہدہ (سی ای آر ڈی)؛ خواتین کے خلاف تمام اقسام کے امتیازی سلوک کا خاتمہ (سیڈا)؛ اذیت رسانی اور دیگر ظالمانہ، غیرانسانی یا تضحیک آمیز سلوک یا سزا کے خلاف معاہدہ (کیٹ)؛ کیٹ کا اختیاری پروٹوکول (او پی۔کیٹ)؛ بچوں کے حقوق کا معاہدہ (سی آر سی)؛ تمام نقل مکین مزدوروں اور اُن کے اہل خانہ کے حقوق کے تحفظ کا معاہدہ (سی ایم ڈبلیو)؛ جبری گمشدگی سے تمام افراد کے تحفظ کا معاہدہ (سی بی ای ڈی)؛ اور معذور افراد کے حقوق اور وقار کے فروغ اور تحفظ کا معاہدہ (سی آر پی ڈی)۔ ان معاہدات کا مکمل متن http://www.ohchr.org/EN/HRBodies/Pages/TreatyBodies.aspx. پر دستیاب ہے۔

2- آئی سی سی پی آر، دفعہ 40؛ آئی سی ای ایس سی آر، دفعات 16 اور 17؛ کیٹ، دفعہ 19، سیڈا دفعہ 18؛ اور سی آر سی دفعہ 44

3- فریضہ تمام کمیٹیوں کے قواعد وضوابط میں درج ہے۔ ملاحظہ کریں: سی سی پی آر، ضابطہ 68؛ سی ای ایس سی آر، ضابطہ 57؛ کیٹ، ضابطہ 64؛ سیڈا، ضابطہ 42؛ اور سی آر سی، ضابطہ 68؛ کمیٹیوں کے قواعد وضوابط http://www.ohchr.org/EN/HRBodies/Pages/TreatyBodies.aspx. پر دیکھے جاسکتے ہیں

4- ایضاً

انفرادی شکایات کا جائزہ

اس وقت، سی سی پی آر، کیٹ اور سیڈا، انفرادی اطلاعات (افراد سے وصول کردہ شکایات کے لیے استعمال کردہ اصطلاح) وصول کرتی ہیں، اُن افراد سے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ فریق ریاست نے اُن کے حقوق کی خلاف ورزی ہے کہ جو اُنہیں معاہدے کے تحت حاصل ہیں۔ اِس کی مزید تفصیل ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

ملکی انکوائریاں

اِس وقت، کیٹ اور سیڈا بعض شرائط کے تحت اس صورت میں ملکی انکوائریاں شروع کر سکتی ہیں اگر انہیں باوثوق معلومات ملے کہ فریق ریاست میں معاہدے کی سنگین یا منظّم خلاف ورزیاں سرزد ہوئی ہیں۔

کمیٹیاں ازخود بھی ملکی انکوائریاں کر سکتی ہیں۔ وہ اپنے متعلقہ معاہدات [5] کے تحت ایسا کرنے کی مجاذ ہیں جن کے تحت درج ذیل طریقہ کار ضروری ہے [6]۔

1- اگر کمیٹی کو باوثوق معلومات ملے جس میں نشاندہی کی گئی ہو کہ فریق ریاست نے متعلقہ معاہدے میں شامل حقوق کی خلاف ورزی کی ہے تو اُس ریاست کی انکوائری شروع کی جا سکتی ہے۔ کیٹ کی صورت میں، معلومات میں ٹھوس حوالہ جات ہونے چاہئیں کہ فریق ریاست کے علاقے میں منظّم طریقے سے اذیت رسانی کا ارتکاب کیا گیا ہے جبکہ سیڈا کی صورت میں، معلومات میں ریاست کی جانب سے معاہدے میں درج حقوق کی منظّم خلاف ورزیوں کی نشاندہی ہونی چاہیے۔

2- کمیٹی فریق ریاست سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے مشاہدات پیش کرکے وصول کردہ معلومات کے جائزے میں کمیٹی سے تعاون کرے۔

3- فریق ریاست کے مشاہدات اور دستیاب شدہ دیگر معلومات کی بنیاد پر کمیٹی اپنے کسی ایک یا ایک سے زائد اراکین کو باعتماد انکوائری کرنے اور فوری طور پر کمیٹی کو رپورٹ پیش کرنے کی ذمہ داری سونپ سکتی ہے۔ سیڈا جہاں ضروری ہو ریاست کی رضامندی سے متعلقہ ریاست کا دورہ کرنے کی خصوصی اجازت فراہم کرتی ہے۔

4- اُس کے بعد کمیٹی اراکین کے اخذ کردہ حقائق کا جائزہ لیتی ہے اور موزوں آراء یا سفارشات اور/یا سفارشات کے ساتھ فریق ریاست کو وہ اخذ کردہ حقائق ارسال کرتی ہے۔

5- سیڈا کے ضابطے کے تحت فریق ریاست چھ ماہ کے اندر کمیٹی کے حقائق، آراء اور سفارشات پر اپنے مشاہدات کا اظہار کر سکتی اور اگر کمیٹی دعوت دے تو انکوائری کے ردعمل میں کیے گئے اقدامات سے آگاہ کر سکتی ہے۔ کیٹ کا ضابطہ ریاست سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ معقول عرصے میں کمیٹی پر اپنا مؤقف واضح کرے۔

6- فریق ریاست کے ساتھ مشاورت سے کمیٹی انکوائری کے نتائج کے خلاصے کو اپنی سالانہ رپورٹ میں شامل کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ دونوں حالتوں میں انکوائری کو خفیہ رکھا جائے گا اور پورے عمل میں ریاست کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔

اِس ضابطے پر اس صورت ہی عملدرآمد ہو سکتا ہے اگر فریق ریاست متعلقہ ریاست کی اس حوالے سے کام کرنے کی صلاحیت کو تسلیم کرتی ہے۔ توثیق یا منظوری

5- اذیت رسانی کے خلاف معاہدہ، دفعہ 20; اور او پ۔ سیڈا، دفعات 8-10

6- ہر کمیٹی کے متعلقہ قواعد وضوابط کے ضابطے پر مکمل تفصیلات معلوم کی جا سکتی ہیں۔ کیٹ کے لیے حصہ xix; سیڈا کے لیے حصہ xvii ملاحظہ کریں

کے وقت ریاست کمیٹی کی انکوائری کرنے کی استعداد کو تسلیم کر سکتی ہے یا تسلیم کرنے سے انکار کر سکتی ہے[7]۔

سی ای ایس سی آر اور سی آر سی کو بھی یہ اختیار حاصل ہے، تاہم یہ اختیار اُس وقت تک استعمال نہیں ہو سکتا جب تک متعلقہ اختیاری پروٹوکول نافذ نہ ہو جائے[8]۔

بین الریاستی شکایات

اس وقت، سی سی پی آر، کیٹ اور سیڈا کسی دوسری ریاست کی جانب سے متعلقہ معاہدے کی مبینہ خلاف ورزیوں کے خلاف کی جانے والی شکایات کا نوٹس لے سکتی ہے[9]۔ تاہم اس وقت کمیٹی کے بنیادی افعال میں اِس کا شمار نہیں ہوتا کیونکہ ضابطے کو کبھی بھی زیرِ عمل نہیں لایا گیا۔

معاہدے کے نفاذ میں تیزی لانے کے لیے سرگرمیاں

معاہدات کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کی متعدد دیگر سرگرمیاں معاہدات کے نفاذ میں تیزی لانے کے لیے بروئے کار لائی جاتی ہیں۔

عمومی آراء

عمومی آراء کی تیاری ایک اہم طریقہ ہے جس کے ذریعے کمیٹیاں معاہدات کی مختلف دفعات کی تشریح اور نفاذ پر غیر مبہم وضاحت فراہم کر سکتی ہیں جس سے ریاستوں کو سلسلہ وار رپورٹنگ کرنے کے اپنے فریضے کی بجا آوری میں بھی معاونت ملتی ہے۔ اِس کی مزید وضاحت ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

عمومی مباحثے کے دن

حال میں، سی ای ایس سی آر اور سی آر سی معاہدوں کے تناظر کی تشریح اور مندرجات کی بہتر اور گہری تفہیم کو فروغ دینے کے لیے عمومی مباحثوں کے دنوں کا انعقاد کرتے ہیں[10]۔ مباحثے کے انعقاد کے لیے کوئی طے شدہ وقت نہیں مقرر کیا گیا لیکن جب کمیٹی ایک بار میٹنگ کے اہتمام کا فیصلہ کر لیتی ہے، اس کی تفصیلات آن لائن نشر کر دی جاتی ہیں[11]۔ یہ تمام ریاستوں، اقوام متحدہ کے اداروں اور تنظیموں، مخصوص مہارت یافتہ ایجنسیوں، انسانی حقوق کے قومی اداروں (این ایچ آر آئیز؛ این جی اوز اور افراد (سی آر سی کی صورت میں بچوں) کے لیے بحث میں حصہ لینے کے لیے کھلا ہے۔

چیئرپرسن کی میٹنگ

1983ء میں جنرل اسمبلی نے معاہدے کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کے کام میں بہتری لانے کے لیے چیئرپرسنز کو طلب کیا[12]۔ چیئرپرسن کی میٹنگ معاہدے کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کے تمام ممبران کو ان کے کام کے بارے میں بات چیت کرنے، اپنی کارکردگی سے آگاہ رکھنے اور معاہدات کی نگران کمیٹی کی بحیثیت مجموعی اثر اندازی کو بہتر بنانے کے لیے ایک فورم مہیا کرتی ہے۔ یہ میٹنگ عمومی طور پر 1995 سے منعقد ہو رہی ہے۔ حالیہ برسوں میں چیئرپرسن

7- کیٹ کے لیے معاہدے کی دفعہ 28 کے تحت ایک اعلامیہ منظور کیا گیا تھا; سیڈا کے لیے اختیاری پروٹوکول کی دفعہ 10 کے تحت ایک اعلانیہ منظور کیا گیا تھا۔

8- سی ای ایس سی آر کا اختیاری پروٹوکول 10 دسمبر کو جنرل اسمبلی کی قرارداد 63/117 اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ قرارداد 63/117 کے تحت اختیار کیا گیا تھا مگر توثیق کی 10 دستاویز جمع ہونے تک نافذ نہیں ہو سکا تھا (اس وقت ان کی تعداد 8 ہے)۔ اطلاعات کے ضابطہ پر سی آر سی کا اختیاری پروٹوکول 19 دسمبر 2011 کو جنرل اسمبلی کی قرارداد 66/138 اقوام متحدہ کی دستاویز اے/ قرارداد 63/117 کے تحت منظور ہوا تھا مگر 10 فریقین بننے تک نافذ نہیں ہو سکتا۔ (اس وقت دو ہیں)

9- آئی سی سی پی آر، دفعات 41-43; کیٹ، دفعہ 21; اور سیڈا، دفعہ 29

10- عمومی مباحثے کے حوالہ جات سی ای ایس سی آر کے کام کے طرائق کار، اقوام متحدہ کی دستاویز ای/2011/22-ای/ سی-3/12، پیراگراف 49; اور سی آر سی کے قواعد وضوابط، ضابطہ 79 میں دیکھے جا سکتے ہیں

11- سی آر سی کے لیے http://www2.ohchr.org/english/bodies/crc/discussion2012.htm وزٹ کریں ; سی ای ایس سی آر کے لیے http://www2.ohchr.org/english/bodies/cescr/discussion.htm. وزٹ کریں

12- جنرل اسمبلی کی قرارداد 38/117، اقوام متحدہ کی دستاویز/ قرارداد 38/117 (1983)

نے خصوصی پروسیجر مینڈیٹ کے حاملوں سے ملاقات کی ہے اور ریاستوں، اقوام متحدہ کے شراکت داروں اور سول سوسائٹی سے میٹنگ کے حصے کے طور پر غیر رسمی صلاح مشورہ کیا ہے۔

2002 سے، بین الکمیٹی میٹنگز کا اہتمام ہو رہا ہے۔ جن میں چیئر پرسن اور ہر کمیٹی سے دو اضافی ارکان شرکت کرتے ہیں۔ یہ میٹنگز بطور خاص کمیٹیوں کے مابین کام کے طریقوں کی صورت حال پر توجہ دیتی ہیں، اور حالیہ برسوں میں سالانہ دو بار منعقد ہوتی ہیں[13]۔

بیانات

سی ای ایس سی آر، سی اے ٹی (کیٹ) اور سی ای ڈی اے ڈبلیو (سیڈا) نمایاں بین الاقوامی امور کے حوالے سے اپنا موقف واضح کرنے کے لیے بیانات جاری کرتی ہیں، خصوصاً ایسے امور جو متعلقہ معاہدوں کے نفاذ پر اثر انداز ہوتے ہیں[14]۔ یہ طریقہ کار معاہدات کے نفاذ کی تمام نگران کارکمیٹیوں کے لیے کھلا ہے۔

انفرادی اطلاعات

حالیہ وقت میں، سی سی پی آر، سی اے ٹی اور سی ای ڈی اے ڈبلیو ایسے افراد کی انفرادی اطلاعات موصول کر سکتا ہے جن کا دعویٰ ہو کہ معاہدے کے تحت آنے والے ان کے حقوق کی فریق ریاست نے خلاف ورزی کی ہے۔ سی سی پی آر اور سی ای ڈی اے ڈبلیو کے انفرادی اطلاعات کا طریقہ کار، سی سی پی آر اور سی ای ڈی اے ڈبلیو کے اختیاری پروٹوکول کا اطلاق فریق ریاستوں پر ہوتا ہے۔ انسداد ایذا رسانی معاہدے کے تحت انفرادی اطلاع کا طریقہ کار معاہدے کی دفعہ 22 کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ سی ای ایس سی آر اور سی آر سی انفرادی اطلاعات کو زیر غور تب لاتے ہیں جب متعلقہ اختیاری پروٹوکول نافذ ہو جاتا ہے[15]۔

انفرادی اطلاعات کا عمل متعلقہ کمیٹی کو جمع کرائی گئی دستاویز کے ذریعے تحریری شکل میں ہوتا ہے اور اس کے لیے جوابدہ ریاست یا مبینہ متاثرہ فرد کی گواہی یا زبانی بیان یا سماعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تینوں معاہدوں کی نگران کارکمیٹیوں کے ممبران انفرادی اطلاعات کے فیصلوں کے عمل کا حصہ نہیں بن سکتے۔ اگر رکن کمیٹی کا تعلق جوابدہ ریاست سے ہو۔

معاہدے کی نگران کارکمیٹیوں کی انفرادی اطلاعات وصول کرنے کی استعداد

کسی فرد کے لیے معاہدے کی نگران کارکمیٹیوں کو شکایات داخل کرانے کے لیے دو تقاضوں پر پورا اترنا ضروری ہے ;

1- متعلقہ ریاست شکایت سے متعلق معاہدے کی فریق ہو[17]۔

2- متعلقہ ریاست، قابل اطلاع پروٹوکول کی تصدیق کے ذریعے کمیٹی کی منظوری حاصل کر چکی ہو، سی اے ٹی (کیٹ) کی صورت میں، معاہدے کی دفعہ 22 کے تحت کمیٹی کی منظوری کا اعلامیہ حاصل کر چکی ہو۔

جبکہ معاہدے کی نگران کارکمیٹی انفرادی اطلاعات موصول کرنے کے تقاضے پورے کرے (یعنی درجہ بالا دو شرائط پوری ہوں)، ایک فرد کمیٹی کو اپنی شکایت جمع

13- یُو آر ایل http://www2.ohchr.org/english/bodies/icm-mc/index.htm وزٹ کریں

14- بیانات کے اجراء کے حوالہ جات سی ای ایس سی آر کے کام کے طرائق کار، پیراگراف 59; کیٹ کے کام کے طرائق کار، حصہ X اور پیراگراف 36; اور سیڈا کے کام کے طرائق کار، پیراگراف 36 میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

15- درج بالا این 8

16- سی سی پی آر کے قواعد و ضوابط، ضابطہ 84، کیٹ کے قواعد و ضوابط، ضابطہ 109، اور سیڈا کے قواعد و ضوابط، ضابطہ 60

17- آئی سی سی پی آر کا پہلا اختیاری پروٹوکول، دفعہ 1; کیٹ، دفعہ (1)22; اور سیڈا دفعات 1 اور 3

کروا سکتا ہے اور اگر ضرورت پڑے تو کوئی دوسرا فرد ایک متاثر فرد کی جانب سے اپنی شکایات درج کروا سکتا ہے بشرطیکہ متاثرہ فرد تحریری طور پر اس کی اجازت دے دے۔ سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW)، دوسری کمیٹیوں کے برعکس ان فرد، یا افراد کے گروہ کی طرف سے یا ان کی معرفت شکایات پر عملدرآمد کر سکتا ہے[18]۔ انفرادی شکایات پر عملدرآمد کیے جانے کا اجلاس نجی طور پر، محدود اجلاس میں منعقد ہوتا ہے[19]۔

اس عمل کے دو بنیادی عناصر ہیں: ''مقدمے کا میرٹ/ (معیار)'' اور قابلِ سماعت ہونا۔

سماعت پذیری

کسی انفرادی اطلاع کے قابلِ سماعت ہونے کے تعین کرنے کے لیے کمیٹی درج ذیل امور کو دیکھے گی[20]۔

- اگر متاثرہ شخص کا مدعی کوئی اور شخص ہے، تو مدعی یا شکایت پیش کرنے والے کے پاس متاثرہ شخص کی طرف سے تحریری اجازت موجود ہو[21]۔
- مبینہ خلاف ورزی ریاست کے قوانین، پالیسیوں، سرگرمیوں، اقدامات، اقدام سے پہلوتہی کا براہ راست نتیجہ ہونی چاہیے۔ (فرضی مشکلات کو بنیاد نہیں بنایا جا سکتا)؛
- مبینہ خلاف ورزی متعلقہ معاہدے کے ضمانت شدہ حق سے متعلق ہونی چاہیے[22]۔
- دعویٰ سماعت کے معیار پر پورا اترتا ہو (بُرے ارادے پر مبنی نہ ہو)، اور اطاعت کے حق کی پامالی میں شمار نہ ہوتا ہو[23]۔
- مبینہ خلاف ورزی متعلقہ معاہدے کے نفاذ سے قبل مرتکب ہونی چاہیے (ماسوائے اس کے کہ خلاف ورزی کا سلسلہ معاہدے کے نفاذ کے بعد بھی جاری رہے)؛
- ملکی سطح پر دستیاب تمام تلافیوں کی طرف رجوع کیا جا چکا ہو[24]۔
- مبینہ شکایت معاندانہ اور بے بنیاد ہونی چاہیے یا اطلاعات کے طریقہ کار کا استعمال غیر مناسب نہیں ہونا چاہیے؛ اور
- شکایت کو کسی دوسرے بین الاقوامی تصفیے کے نظام کے تحت زیرِ غور نہیں لایا جا سکتا، (مثلاً علاقائی عدالت)[25]۔

معیار

وقوعے کے مبنی بر معیار ہونے کی جانچ کے لیے کمیٹی فرد کے جمع کروائے گئے حقائق اور شہادت کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے گی۔ فرد کو ثبوت کے معیار سے ماورا ہو کر حقائق کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی تاہم گرفتاری کے پروانے، عدالتی فیصلے اور طبی ریکارڈز سے کمیٹی کو فیصلہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

جہاں کہیں معلومات ناکافی ہوں گی، وہاں کمیٹی فرد اور ریاست سے مزید معلومات فراہم کرنے کی درخواست کرے گی[26]۔ اگر تمام ضروری معلومات ریاست

18- سیڈا کے قواعد وضوابط، ضابطہ 68

19- سی سی پی آر کے قواعد وضوابط، ضاطہ 88؛ کیٹ کے قواعد وضوابط، ضابطہ 107؛ اور سیڈا کے قواعد وضوابط، ضابطہ (1)74

20- ہر کمیٹی کی طرف سے قبولیت کے معاملات اور اُس کے قواعد وضوابط کے لیے ملاحظہ کریں: او پی آئی۔ آئی سی سی پی آر، دفعات 1، 2، 3 اور (2)5 اور سی سی پی آر کے قواعد وضوابط؛ ضابطہ 96؛ کیٹ دفعہ 22 اور کیٹ کے قواعد وضواط، ضابطہ 113؛ اور او پ۔ سیڈا، دفعات 3،2 اور 4 اور سیڈا کے قواعد وضوابط، ضابطہ 69-74

21- سی سی پی آر کے قواعد وضوابط، ضابطہ (بی) 96؛ اور کیٹ کے قواعد وضوابط، ضابطہ (1)113، سیڈا بعض حالات کے لیے اجازت دیتا ہے جہاں رضامندگی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سیڈا کے قواعد وضوابط ضابطہ 68 ملاحظہ کریں۔

22- سی سی پی آر کے قواعد وضوابط ضابطہ (ڈی) 98، کیٹ کے قواعد وضوابط، ضابطہ (سی) 113 اور او پ۔ سیڈا، دفعہ 2

23- سی سی پی آر کے قواعد وضوابط ضابطہ 96؛ کیٹ کے قواعد وضوابط، ضابطہ 113(b)؛ اور سیڈا کے قواعد وضوابط، ضابطہ 82

24- او پ۔ آئی سی سی پی آر، دفعہ 2؛ کیٹ، دفعہ (4)22 اور او پ۔ سیڈا دفعہ 4

25- سی سی پی آر کے قواعد وضوابط؛ ضابطہ 74(c)؛ کیٹ کے قواعد وضوابط، ضابطہ 113(d)؛ اور سیڈا کے قواعد وضوابط، ضابطہ (ایف) 58

26- سی سی پی آر قواعد وضوابط، ضابطہ نمبر 86؛ کیٹ کے قواعد وضوابط ضابطہ 105؛ اور سیڈا کے قواعد وضوابط ضابطہ 58

کے پاس ہوں اور ریاست تعاون نہ کرے تو بارِ ثبوت ریاست کو منتقل ہوجاتا ہے [27]۔

مقرر کردہ میعاد

عام طور پر، اطلاعات فراہم کرنے کے لیے کوئی باقاعدہ میعاد مقرر متعین نہیں ہے تاہم مبینہ خلاف ورزی کا ارتکاب، متعلقہ اختیاری پروٹوکول یا اعلامیے کے نفاذ کے بعد ہونا چاہیے۔ ماسوائے اس کے کہ خلاف ورزی اُس وقت تک جاری رہے [28]۔ البتہ، خلاف ورزی اور شکایت کا درمیانی عرصہ دعوے کو ٹھوس بنانے کی فرد کی صلاحیت پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ سی سی پی آر کو کی گئی شکایات کی بہت بڑی تعداد کی وجہ سے شکایت کے اندراج سے کمیٹی کے فیصلے تک کئی برس صرف ہو سکتے ہیں۔ کیٹ کو چند شکایات موصول ہوتی ہیں چنانچہ اُن کا فیصلہ اندراج کے ایک سے دو برس کے اندر ہوجاتا ہے۔ شکایات کی سماعت پذیری پر ہونے والے فیصلے پر بہت کم وقت لگتا ہے۔ کیٹ کی طرح، سیڈا کو بھی کم شکایات موصول ہوتی ہیں جس کے باعث اُن کا فیصلہ عموماً ایک برس کے اندر کردیا جاتا ہے۔

فوری توجہ طلب کی شکایات

کمیٹیوں کے خیال میں کوئی صورت حال ہنگامی نوعیت کی ہو تو وہ ریاست کو درخواست کرسکتی ہے کہ وہ شکایات کے مکمل ازالے تک مزید نقصان کی روک تھام کے لیے عارضی اقدامات کرے [29]۔ مثال کے طور پر کیٹ کے حوالے سے ایسی درخواستیں زیرالتوا ملک بدری کے تناظر میں سامنے آتی ہیں، یا سی سی پی آر کے حوالے سے سزائے موت کے زیرالتوا اطلاق کی صورت میں کی جاتی ہیں۔

سی سی پی آر

کمیٹی کو انفرادی اطلاع جمع کروانے کا طریقہ کار درج ذیل ہے [30]۔

- شکایات کمیٹی کے خصوصی رپورٹیئر برائے نیوز اطلاعات کو جمع کروائی جاتی ہے۔
- خصوصی رپورٹیئر اس امر کا فیصلہ کرتا ہے کہ آیا شکایت کو اختیاری پروٹوکول کے تحت زیرغور لایا جانا چاہیے اور سیکرٹریٹ کو متعلقہ ہدایات جاری کرتا/ کرتی ہے۔ (ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کا دفتر (او ایچ سی ایچ آر) پٹیشنز یونٹ۔
- شکایت کی سماعت پذیری اور معیار کا ایک ساتھ ہی جائزہ لیا جاتا ہے۔
  - ☆ فریق ریاست کو شکایات کی سماعت پذیری اور معیار کے متعلق اپنا موقف جمع کروانے کے لیے چھ ماہ کا وقت دیا جاتا ہے۔
  - ☆ فریق ریاست کی جانب سے موقف جمع ہوجانے پر، فرد کو اُس موقف پر آراء ظاہر کرنے کے لیے دو ماہ کا وقت دیا جاتا ہے;
  - ☆ تمام متعلقہ معلومات وصول ہوجانے کے بعد، کمیٹی معلومات کا جائزہ لیتی ہے۔ کسی فیصلے پر پہنچتی ہے (جنہیں آراء کہا جاتا ہے)
- اگر خلاف ورزی ثابت ہوجائے تو ریاست کو تین ماہ کا عرصہ دیا جاتا ہے جس کے دوران وہ کمیٹی کی آراء کے نفاذ کے لیے اُٹھائے گئے اقدامات

27- یوآر ایل http://www.bayefsky.com/complain/9_procedures.php ملاحظہ کریں

28- مثال کے طور پر دیکھیں: سیڈا۔اوپ، دفعہ (ای)(2)4

29- سی سی پی آر کے لیے، سی سی پی آر قواعد وضوابط کے ضابطہ 86 کے تحت یہ اطلاع خصوصی رپورٹیئر برائے نئی اطلاعات نے دی تھی۔ کیٹ اور سیڈا کے تحت عارضی اقدامات کی اتھارٹی کیٹ کے قواعد وضوابط کے ضابطہ (1)108 اور سیڈا کے قواعد و ضوابط کے ضابطہ (3)91 میں معلوم کی جاسکتی ہے۔

30- سی سی پی آر کے قواعد وضوابط، حصہ سی اور ڈی

اور مؤثر تلافی فراہم کرنے کے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے[31]۔

- اگر کوئی تلافی نہیں کی گئی تو کیس کو آراء پر مابعدی کارروائی کے حوالے سے مزید کارروائی (مثال کے طور پر ملکی نمائندے کے ساتھ میٹنگ) کے لیے خصوصی رپورٹیئر کو ارسال کر دیا جاتا ہے[32]۔

اگر ریاست چھ ماہ کے اندر درخواست جمع کروانے کی ابتدائی درخواست پر عملدرآمد کرنے میں ناکام رہتی ہے تو اِسے دو مرتبہ یاددہانی کروائی جائے گی۔ ریاست کی طرف سے معلومات فراہم کرنے کی صورت میں کمیٹی شکایت دہندہ کی معلومات پر واقعے کو نبٹانے کی کوشش کرے گی۔ اگر یاددہانی کے بعد ریاست اپنا مؤقف پیش کر دیتی ہے تو فرد کو پھر بھی موقع دیا جاتا ہے کہ وہ فیصلہ ہونے سے قبل اس مؤقف پر اپنا نقطہ نظر واضح کرے۔

بعض حالات میں کمیٹی شکایات کی سماعت پذیری اور معیار کا الگ الگ جائزہ لے گی۔ ایسا عموماً اُس وقت ہوتا ہے جب ریاست اپنے جمع کروائے گئے مؤقف میں شکایات کی سماعت پذیری کے پہلوؤں پر جوابات پیش کرتی ہے۔ اِس حالت میں بشرطیکہ سماعت پذیری پر مؤقف دو ماہ کے اندر فراہم کیا گیا ہو، فرد اُس مؤقف پر رائے ظاہر کر سکتا ہے اور ریاست کو شکایات کے معیار پر معلومات جمع کروانے کے لیے مزید چھ ماہ کا وقت دیا جاتا ہے اور شکایات دہندہ کو اُن معلومات پر رائے ظاہر کرنے کے لیے مزید وقت دیا جاتا ہے۔

کیٹ

کیٹ کو انفرادی شکایات پیش کرنے کا طریقہ کار درج ذیل ہے[33]۔

- او ایچ سی ایچ آر شکایت کو جمع کرتا ہے اور اس کا اندراج کرتا ہے۔
- شکایت کی سماعت پذیری اور معیار اور کسی قابل نفاذ تلافی کے متعلق ریاست کو اپنا موقف پیش کرنے کے لیے چھ ماہ کا عرصہ دیا جاتا ہے۔
  - ☆ اگر ریاستی مؤقف دو ماہ کے اندر پیش کیا جاتا ہے اور صرف شکایات کی سماعت پذیری کے متعلق ہوتا ہے تو شکایت دہندہ کے پاس رائے ظاہر کرنے کے لیے چار ہفتے ہوتے ہیں۔
  - ☆ اگر کمیٹی شکایت کو قابل سماعت قرار دیتی ہے، تو ریاست کے پاس شکایت کے معیار پر معلومات فراہم کرنے کے لیے چار ماہ ہوتے ہیں؛
  - ☆ اگر جمع کروائے گئے ریاستی مؤقف میں شکایت کی سماعت پذیری اور معیار، دونوں کے حوالے سے معلومات ہوں تو پھر شکایت دہندہ کے پاس رائے ظاہر کرنے کے لیے چھ ہفتے ہوتے ہیں۔
- اُس کے بعد وصول شدہ معلومات کی بنیاد پر کمیٹی فیصلہ کرتی ہے اور اُسے کمیٹی کی آراءٔ کے طور پر شکایات دہندہ اور ریاست دونوں کو ارسال کرتی ہے۔

31- موثر تلافی فراہم کرنے کا فریضہ آئی سی سی پی آر کی دفعہ (3)2 میں معلوم کیا جا سکتا ہے

32- سی سی پی آر کے قواعد وضوابط، ضابطہ (4) 101

33- کیٹ کے قواعد وضوابط، حصہ بی اور سی

34- اذیت رسانی کے خلاف معاہدہ، دفعہ (3)2

- اگر خلاف ورزی ثابت ہوجائے تو ریاست نوے (90) دنوں کے اندر کمیٹی کی آراء کے ردعمل میں کیے گئے اقدامات سے کمیٹی کو آگاہ کرتی ہے۔
- جہاں ضروری ہو، رپورٹیئر برائے مابعدی کارروائی مزید اقدام کرے گا جس کی تفصیلات سالانہ رپورٹ میں شامل کی جاتی ہیں[35]۔

سیڈا

سیڈا کو انفرادی اطلاع فراہم کرنے کا طریقہ کار درج ذیل ہے[36]:

- او ایچ سی ایچ آر کا پٹیشن یونٹ شکایات جمع کرتا اور اُس کا اندراج کرتا ہے۔
- شکایات کی سماعت پذیری اور معیار پر مؤقف جمع کروانے کے لیے ریاست کے پاس تین ماہ کا عرصہ ہوتا ہے۔
  - ☆ سماعت پذیری پر مؤقف میں، شکایت دہندہ کے پاس آرا ظاہر کرنے کے لیے چھ ہفتوں کا وقت ہوتا ہے؛
  - ☆ اگر شکایت کو قابل سماعت قرار دیا جاتا ہے تو شکایت کے معیار پر اپنا مؤقف پیش کرنے کے لیے ریاست کے پاس تین ماہ کا وقت ہوتا ہے۔
  - ☆ شکایت کے معیار پر ریاستی مؤقف کے جواب میں اپنی آراء ظاہر کرنے کے لیے شکایات دہندہ کو چھ ماہ کا وقت دیا جاتا ہے؛
  - ☆ اگر فراہم کردہ معلومات مکمل طور پر میرٹ پر ہوں (اور شکایات کو قابل سماعت قرار دیا گیا ہو) تو شکایت دہندہ کمیٹی کے فیصلے سے قبل چھ ہفتوں کے اندر اپنی رائے ظاہر کرسکتی ہے۔
- کمیٹی وصول شدہ شکایت پر اپنی رائے کا اظہار کرتی ہے اور اُسے شکایت دہندہ اور ریاست دونوں کو ارسال کر دیتی ہے۔
- کمیٹی کی آراء کے نفاذ کی نگرانی کرنے کے لیے سیڈا نے بھی مابعدی کارروائی کے انتظامات کر رکھے ہیں۔ یہ کارروائی ایک رپورٹیئر کرتا/ کرتی ہے جس کی سرگرمیوں کو سالانہ رپورٹ میں شامل کیا جاتا ہے[37]۔

عمومی آراء

معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کی عمومی آراء انسانی حقوق کے معاہدات کی دفعات کے مواد اور نفاذ کی تشریح کا کام کرتی ہیں تاکہ انسانی حقوق کے معاہدوں اور اُن کے ضوابط پر عملدرآمد کے حوالے سے فریق ریاستوں کے فرائض کی وضاحت کی جاسکے۔ اِس قسم کی پہلی رائے 'کمیٹی برائے انسداد نسلی امتیاز' نے 1972 میں کی تھی۔ حال میں دس میں سے سات کمیٹیوں نے کل 134 عمومی آرا ظاہر کی ہیں۔ پہلی عمومی آراء میں رپورٹنگ کی ہدایات کا احاطہ کیا گیا تھا جبکہ بعدازاں 1990 کے بعد اختیار کی جانے والی آراء کی توجہ کا مرکز نسبتاً زیادہ بنیادی معاملات تھے۔

عمومی آراء کی قانونی بنیاد

معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کی عمومی آراء کی قانونی حیثیت معاہدات سے ہی معلوم کی جاسکتی ہے جن کے مطابق کمیٹیوں پر مشاہدات، سفارشات اور

35- کیٹ کے قواعد وضوابط، ضابطہ (3)121

36- سیڈا کے قواعد وضوابط، ضابطہ 69-74

37- سیڈا کے قواعد وضوابط، ضابطہ 73

آراء کے ذریعے ریاستی رپورٹس پر ردِّعمل ظاہر کرنے کا فریضہ عائد ہے [38]۔ کمیٹی برائے معاشی، سماجی وثقافتی حقوق کی عمومی آراء کی قانونی حیثیت کا تعین ای سی اوایس اوسی کی قرارداد نمبر 1985/17 میں کیا گیا ہے [39]۔ ان دفعات کے تحت، کمیٹیاں جہاں ضروری ہو، فریق ریاستوں کو مشاہدات، سفارشات اور آراء جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہیں۔

عمومی آراء کی قانونی حیثیت

عمومی آراء معاہدے کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کے ماہرانہ کی رائے سمجھی جاتی ہیں بالخصوص معاہدات کی بنیادی دفعات کی تشریح کے حوالے سے۔ متعلقہ حقوق اور آزادیوں کا مفہوم متعین کرنے کے حوالے سے عمومی آراء کے کردار کی اہمیت اس لحاظ سے تسلیم شدہ ہے کہ اُنہیں قومی عدالتوں کے عدالتی فیصلوں کے تعبیر کن ماخذ کے طور پر بہت زیادہ استعمال کیا جارہا ہے [40]۔ تاہم معتبر اور مؤثر ہونے کے باوجود وہ قانونی طور پر نافذ العمل نہیں ہوتیں۔

عمومی آراء کے فوائد

انسانی حقوق کے عالمگیر معاہدات کی متعدد دفعات اپنے مفہوم اور نفاذ کے حوالے سے بہت زیادہ پیچیدہ ہوتی ہیں۔ معاہدے کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیاں سلسلہ وار رپورٹس اور انفرادی اطلاعات کا جائزہ لے کر ایسی پیچیدگیوں کو زیرغور لاسکتی ہیں۔ عمومی آراء کے انتخاب کے ذریعے معاہدے کی دفعات کے مفہوم اور نفاذ کی غیرمبہم وضاحت کے باعث حتمی مشاہدات اور آراء کو ایک ایسی دستاویز کی شکل دینے میں مدد ملتی ہے جوان کمیٹیوں کے ماہر اراکین کی معتبر اور متفقہ رائے کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس کی بدولت تمام فریقین کو معاہدے کی دفعات کے مفہوم کا مکمل ادراک کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے ریاستوں کو معاہدے سے متعلقہ فرائض کی بجا آوری اور سلسلہ وار رپورٹس کی تیاری میں مدد ملتی ہے۔ اس سے حقوق کے مستحقین کو اپنے حقوق اور آزادیوں کے نفاذ کے دائرہ کار کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

عمومی آراء کی تشکیل

موضوعات کے انتخاب، مسودہ سازی کے عمل اور عمومی آراء کی تعداد اور میعاد کے حوالے سے پانچوں کمیٹیوں کا طریقہ کار ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ مثال کے طور پر کمیٹی برائے انسانی حقوق پہلی اور واحد کمیٹی ہے جو عمومی رائے سازی پر نصف دن کی مشاورت کا انعقاد کرتی ہے جس کا مقصد شروع سے ہی ریاست اور این جی او کی شمولیت کا حصول ہے۔ تاہم دیگر کمیٹیوں کی جانب سے عمومی مباحثوں نے متعدد واقعات میں ایسے معاملات کی نشاندہی کی ہے جنہیں عمومی رائے کا موضوع بنایا جاسکے [41]۔

دیگر کمیٹیاں موضوعات کے انتخاب اور مسودہ سازی کے عمل میں این جی اوز اور ریاستوں کو شریک کرنے کے لیے مختلف قسم کے ذرائع استعمال کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر سی آر سی عمومی مباحثے کے دنوں میں موضوعات پر بیرونی تجاویز کو زیرغور لانے میں آمادہ ہے جس کا نتیجہ بعض اوقات مباحثے والے دن عمومی رائے کی مسودہ سازی کی صورت میں نکلتا ہے [42]۔ بعض کمیٹیاں زیرغور عمومی آراء کے مسودے آن لائن آویزاں کرتی ہیں تاکہ مسودہ سازی کے پورے عمل کے دوران

38- آئی سی سی پی آر کی دفعہ (4)40; سیڈا کی دفعہ 21; کیٹ کی دفعہ (3)19; اور سی آر سی کی دفعہ (ڈی)45

39- ای سی اوایس اوایس کی قرارداد 1985/17، پیراگراف ایف۔ آئی سی ای ایس سی آر کی دفعہ 21 ملاحظہ کریں

40- جن مقدمات میں قومی عدالتوں نے معاہدات کی نگران کارکمیٹیوں کی فراہم کردہ تشریح کو استعمال کیا ہے، اُن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ایسوسی ایشن برائے بین الاقوامی قانون، انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون اور طرزِعمل کے لیے کمیٹی اقوام متحدہ کے معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کے حقائق کی حتمی رپورٹ (2004)، صفحہ 43 ملاحظہ کریں۔

41- یُوآرایل http://www2.ohchr.org/english/bodies/hrc/discussion2012.htm ملاحظہ کریں

42- این جی او گروپ برائے سی آر سی، عمومی آرا، صفحہ 2 پر این جی اوز کے لیے فیکٹ شیٹ نمبر 3

اُس پر تبصرے اور تجاویز کا اظہار کیا جا سکے[43]۔

معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کو مستحکم کرنے کا عمل

کمیٹیوں کو درپیش بعض مشکلات کے پیشِ نظر[44]، اُن مشکلات کے ازالے کے لیے اقدامات کرنے کا عمل 1989 میں شروع ہو گیا تھا[45]۔ اِن میں سے بعض مشکلات درج ذیل ہیں۔

- فریق ریاستوں کی جانب سے رپورٹنگ کے عمل کی ناقص بجا آوری
- جائزے کی منتظر رپورٹس کا انبار
- جائزے کی منتظر انفرادی اطلاعات کا انبار
- وسائل کی کمی؛ اور
- بعض کمیٹیوں کے ماہرین کی ناقص استعداد[46]

اس امر کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی معاہدات کی توثیق کے عمل اور معاہدات اور اختیاری پروٹوکولز کی غیر مبہم وضاحت میں اضافے کے ساتھ ساتھ ان مشکلات میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا[47]۔

کمیٹیوں کو مستحکم کرنے کی سابقہ سرگرمیاں

معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کے نظام کو مستحکم کرنے کے لیے گزشتہ برسوں سے متعدد تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ ایک تجویز ریاستوں کے رپورٹنگ کے فرائض کو یکجا کرنے کی تھی تاکہ تمام معاہدات کی ریاستی بجا آوری پر ایک ہی رپورٹ تمام کمیٹیوں کو جمع کروائی جا سکے[48]۔ دوسری تجویز یہ تھی کہ ایک یکجا کمیٹی قائم کی جائے جو تمام معاہدات میں درج حقوق کے نفاذ کی نگرانی کرے[49]۔

ان تجاویز کے ردّعمل میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ[50]:

43- بطور مثال، بچوں کے حقوق اور کاروباری شعبہ کے لیے سی آر سی کی دستاویز کا مسودہ ملاحظہ کریں۔ یہ یو آر ایل http://www2.ohchr.org/english/bodies/crc/callsubmissionsCRC_BusinessSector.htm. پر دستیاب ہے۔

44- اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور ہائی کمشنر کی رپورٹس میں ان مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ کریں: کمیٹیوں کے نام کی استعداد سازی، اور ہم آہنگی میں بہتری کے لیے اقدامات، اقوام متحدہ کی دستاویز اے 66/344 (2011): قرارداد 9/8 کے نفاذ کے لیے اٹھائے گئے اقدامات پر سیکرٹری جنرل کی رپورٹ اور اس کے نفاذ میں حائل رکاوٹیں بشمول کمیٹی سسٹم کی استعداد اور کارگزاری میں بہتری لانے کے لیے سفارشات، اقوام متحدہ کی دستاویز، 19/28/ایچ آر سی اے (2011)، او ایچ سی ایچ آر سی اقوام متحدہ کی ہدایات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کا استحکام: انسانی حقوق کے لیے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کی رپورٹ، جون 2012 یو آر ایل http://www2.ohchr.org/english/bodies/HRTD/docs/HCreportonTBstrengthening210612.doc. پر دستیاب ہے۔

45- 1989 میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کمیٹی کے نظام کو درپیش مشکلات کا جائزہ لینے کے لیے ایک خودمختار ماہر کی تعیناتی کی تھی۔ یہ جنرل اسمبلی کی قرارداد 44/115 میں جنرل اسمبلی اور کمیشن برائے انسانی حقوق کی درخواست کے ردّعمل میں کیا گیا تھا۔ اقوام متحدہ کی دستاویز ای/سی این 4/1989/43 ملاحظہ کریں۔

46- ملاحظہ کریں، ایمنسٹی انٹرنیشنل، اقوام متحدہ کی نگران کارکمیٹیوں کا استحکام، ال انڈیکس آئی او آر 40/018/2012 یو آر ایل http://www.amnesty.org/en/library/info/IOR40/018/2012/en پر دستیاب ہے

47- ایضاً

48- سیکرٹری جنرل کی رپورٹ، ''اقوام متحدہ کا استحکام: مزید تبدیلی کا ایجنڈا'' ملاحظہ کریں۔ اقوام متحدہ کی دستاویز اے 387/57 (2002)

49- یہ تجویز ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق نے اپنے تصوراتی مکالے، مارچ 2006 میں دی تھی۔ اقوام متحدہ کی دستاویز ایچ آر آئی/ایم سی 2/2006 ملاحظہ کریں

50- درج بالا این 50، صفحہ 3۔ بنیادی دستاویز پر ہم آہنگ رپورٹنگ کے لیے ہدایات بھی ملاحظہ کریں۔ جنہیں رپورٹنگ کے عمل کو آسان کرنے کے لیے اختیار کیا گیا تھا: اقوام متحدہ کی دستاویز ایچ آر آئی/جی ای این Rev.6/2

''اگر چہ یہ غیر معمولی کوشش کی متقاضی تجاویز اپنے نفاذ کو یقینی نہیں بنا سکیں مگر نگران کار کمیٹیوں نے ان میں نشاندہی کردہ بعض مشکلات پر قابو پانے کی کوشش ضرور کی ہے۔ مثال کے طور پر، کمیٹیوں نے اپنے کام کے طرائق کار میں مشابہت لانے کی کوشش کی ہے تاکہ فریق ریاستوں اور دیگر فریقین کو اس نظام کے استعمال میں آسانی ہو سکے۔''

معاہدات کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کو مستحکم کرنے کے لیے ہونے والی حالیہ پیش رفتوں میں ''ڈبلن عمل'' ایک اہم پیش رفت ہے جس کی راہ ہموار کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے گئے تھے:

- 1989: نگران کار کمیٹیوں کے نظام کو درپیش مشکلات پر غور کرنے کے لیے خود مختار ماہر کا تقرر[51]۔
- ستمبر 2002: ''اقوام متحدہ کا استحکام: مزید تبدیلی کے لیے ایجنڈا'' پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ۔ اس رپورٹ کا بنیادی نقطہ یہ تجویز تھی کہ تمام معاہدات کے لیے پیش کی جانے والی ریاستی رپورٹنگ کا عمل ایک ہی رپورٹ پر مبنی ہونا چاہیے[52]۔
- اکتوبر 2002: او ایچ سی ایچ آر کا مینجمنٹ جائزہ کی رپورٹ میں سیکرٹری جنرل کی سفارشات سے ملتی جلتی تجاویز تھیں[53]۔
- فروری 2003: جنرل اسمبلی کی قرارداد جو سیکرٹری جنرل کی سفارشات سے مشابہ تھی[54]۔
- مئی 2003: سیکرٹری جنرل کے خیالات پر تبادلہ خیال کے لیے ملبن میں غیر رسمی مشاورتوں کا انعقاد، ان میں معاہدات کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کے اراکین، فریق ریاستوں، اقوام متحدہ کے اداروں، این جی اوا ور سول سوسائٹی کے دیگر اراکین نے شرکت کی تھی[55]۔
- مارچ 2005 : ''بڑھتی ہوئی آزادی میں: تمام افراد کے لیے ترقی، تحفظ اور انسانی حقوق کی طرف پیش رفت'' نامی سیکرٹری جنرل کی رپورٹ۔ اس رپورٹ نے رپورٹنگ کے عمل پر ہم آہنگ ہدایات کا تقاضا کیا تھا[56]۔ انہیں بعد ازاں 2006 میں اختیار کیا گیا تھا[57]۔

ڈبلن عمل

2012 میں معاہدے کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کے نظام کو مضبوط کرنے کی غرض سے جنرل اسمبلی کے بین الاقوامی عمل کے علاوہ ڈبلن عمل اس حوالے سے سب سے جدید کوشش ہے۔ ڈبلن عمل کا آغاز یُو این ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق نے 2009 میں کونسل برائے انسانی حقوق کو بیان دینے کے بعد کیا تھا[58]۔

اس عمل کا مقصد ریاستوں، معاہدے کے نفاذ کی نگران کار کمیٹیوں کے ماہرین، این جی اوز، این ایچ آر آئیز سمیت دیگر فریقین کی حوصلہ افزائی کرنا تھا کہ وہ نگران کار کمیٹیوں کے نظام کے استحکام کے لیے تجاویز دیں۔ 2009 سے لے کر اب تک ایسی 20 مشاورتیں منعقد ہو چکی ہیں جن میں متعدد فریقین نے تجاویز پیش کی ہیں۔

51- درج بالا این 49
52- اقوام متحدہ کی دستاویز اے 387/57/ درج بالا این 54
53- اقوام متحدہ کی دستاویز اے 388/57 (2002)
54- جنرل اسمبلی کی قرارداد 57/300 (2002)
55- ملبورن میٹنگ کی رپورٹ کے لیے اقوام متحدہ کی دستاویز اے 23/58 (2003) ملاحظہ کریں۔ جون 2003 میں چیئر پرسنز کی پانچویں اور دوسری میٹنگ میں اس رپورٹ پر غور کیا گیا تھا اسے جنرل اسمبلی کو پیش کیا گیا تھا۔ (اقوام متحدہ کی دستاویز اے 123/58) (اقوام متحدہ کی دستاویز اے 58/123)
56- اقوام متحدہ کی دستاویز 147 پر اے 2005/59
57- اقوام متحدہ کی دستاویز ایچ آر آئی/ جنرل/ Rev. 6
58- یُو آر ایل http://www2.ohchr.org/english/bodies/HRTD/ پر دستیاب ہیں۔

ہائی کمشنر کی اپیل کے بعد، نگران کارکمیٹیوں کے حالیہ اور سابق اراکین کے ایک گروہ نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کے نظام کو مستحکم کرنے کے حوالے سے ڈبلن بیان جاری کیا۔ یہ بیان نومبر 2009[59] میں ڈبلن میں منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں کیا گیا تھا۔ اعلامیے میں اظہار کردہ آرا میں سے ایک اہم رائے درج ذیل تھی[60]:

''معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں میں تمام اقسام کی اصلاحات کا مقصد ملکی سطح پر انسانی حقوق کے تحفظ میں اضافہ کرنا ہے۔ استعداد کارگزاری میں اضافہ ہمیشہ مذکورہ مقصد کے حصول کے لیے ہی ہونا چاہیے۔ حقوق رکھنے والوں کی اپنے حقوق سے مستفید ہونے کی صلاحیت مستحکم ہونی چاہیے اور ریاستوں کو ان حقوق کے مکمل نفاذ کے حوالے سے اپنے فرائض کی ادائیگی میں معاونت ملنی چاہیے۔'' یہ اصول این جی اوز کی خدمات کا بنیادی نقطہ رہا ہے جو انھوں نے ڈبلن اعلامیے کے ردّعمل میں اور اب تک اس پورے عمل میں سرانجام دی ہیں[61]۔

مشاورتی عمل درج ذیل امور پر مشتمل تھا:

- انسانی حقوق کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کی سالانہ بین الکمیٹی میٹنگوں اور چیئرپرسنز کے اجلاسوں سمیت باضابطہ میٹنگیں؛
- نگران کارکمیٹیوں کے اندر مشاورتی کمیٹی کے اراکین کے لیے عرضداشتوں پر ماہرین کا اجلاس؛
- غیر رسمی اجلاس اور مشاورتیں؛
- ہائی کمشنر کی اپیل پر فریقین کی تحریری تجاویز[62]۔

ڈبلن عمل کا نتیجہ نومبر 2011 میں 'ڈبلن II' میٹنگ کے انعقاد کی صورت میں برآمد ہوا۔ جون 2012 میں، ہائی کمشنر نے ''اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے معاہدات کے نفاذ کی کمیٹیوں کا استحکام' نامی رپورٹ تیار کی جس میں ڈبلن عمل کے متعدد فریقین کی پیش کردہ سفارشات شامل ہیں[63]۔ ان میں درج ذیل سفارشات شامل تھیں:

- ایک جامع رپورٹنگ کلینڈر کی تشکیل: ایک جامع رپورٹنگ کلینڈر فریق ریاستوں کو باترتیب کرے گا اور رپورٹ اور کمیٹیوں کی جانب سے اُن کے جائزے کے لیے پہلے سے ہی مقرر تواریخ کا تعین کرے گا۔
- نگران کارکمیٹیوں کے انتخاب میں بہتری: ہائی کمشنر نے ''ایک کھلے عوامی فورم' کی تجویز پیش کی تھی جہاں فریق ریاستیں کمیٹیوں کے لیے اپنے نمائندے پیش کریں۔ یہ عوامی فورم امیدوار کی مہارت، خودمختاری اور غیر جانبداری کو یقینی بناتے ہوئے اس کے انتخابی عمل میں بہتری لائے گا۔
- ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافہ: کمیٹی کے اجلاسوں کی آن لائن نشریات سمیت ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافے سے کمیٹی کے اجلاسوں کو زیادہ سے زیادہ دیکھا جائے گا جس سے ریاستی وفود جنیوا یا نیویارک کا سفر کیے بغیر کارروائیوں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

جنرل اسمبلی کے بین الحکومتی عمل کو آگاہ کرنے کے لیے ہائی کمشنر کی رپورٹ استعمال کی گئی تھی۔

59- یُو آر ایل http://www2.ohchr.org/english/bodies/HRTD/hrtd_process.htm#dublin پر دستیاب ہیں

60- ایضاً صفحہ 7

61- این جی او کی جمع کردہ معلومات http://www2.ohchr.org/english/bodies/HRTD/ پر دستیاب ہیں

62- ان مشاورتوں سے متعلق تمام دستاویزات او ایچ سی ایچ آر کی ویب سائٹ، درج بالا این 65 پر دستیاب ہیں

بین الحکومتی عمل

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کو مستحکم کرنے کے لیے جنرل اسمبلی کا بین الحکومتی عمل قرارداد 66/254 کے تحت فروری 2012 میں شروع ہوا تھا۔اس قرارداد کے تحت، بین الاقوامی حکومتی عمل میں جنرل اسمبلی کے ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے کھلی، شفاف اور جامع گفت وشنید شامل ہیں جن کا مقصد کمیٹی نظام کی فعالیت کو بڑھانا ہے۔اس میں معاہدات کی کمیٹیوں کو مضبوط کرنے کے لیے پیش کردہ تجاویز پر غور کرنا ہے۔بشمول ڈبلن عمل کے لیے حصے کے طور پر ہائی کمشنر کی تجاویز۔ جنرل اسمبلی کے صدر نے بین الحکومتی عمل کے فروغ کے لیے اپنے ساتھ کام کرنے کے لیے دو معاون کار (آئس لینڈ اور انڈونیشیا کے سفیر) مقرر کیے تھے۔

بین الحکومتی عمل سے پیدا ہونے والے مسائل

اگرچہ بین الحکومتی عمل نے ہائی کمشنر کی رپورٹ کی بنیاد پر کافی زیادہ پیش رفت کی ہے تاہم اس کے آغاز سے چند مسائل نے بھی جنم لیا ہے۔

- ریاستوں کے ایک چھوٹے سے گروپ نے یہ دعویٰ کرتے ہوئے ہائی کمشنر کی تجاویز کی مخالفت کی تھی کہ ان پر عمل درآمد کے لیے معاہدات میں ترمیم کی ضرورت ہوگی[65]۔
- ریاستوں کے اِسی گروہ نے یہ بھی کہا کہ عوامی اجلاسوں کی آن لائن اشاعت ریاستوں کی رضامندی سے ہی ہونی چاہیے۔
- ہائی کمشنر نے تجویز کیا تھا کہ این جی اوز بریفنگ سرعام ہونی چاہیے (جس سے ریاست کی عدم موجودگی میں معلومات کے تبادلے کے حالیہ فائدے کو نقصان پہنچے گا)؛
- غیر رسمی مشاورتوں میں شراکت کے حوالے سے این جی اوز کو نظم وانصرام کے مسائل درپیش ہیں[66]۔
- معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کے لیے ضابطہ اخلاق تشکیل دینے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ یہ تجویز بنیادی طور پر روسی فیڈریشن کی طرف سے سامنے آئی تھی۔اس تجویز پر عملدرآمد سے معاہدات کے نفاذ کی نگران کارکمیٹیوں کی خودمختاری کو نقصان پہنچے گا[67]۔

بین الحکومتی عمل کا حالیہ مرحلہ

جنرل اسمبلی کی قرارداد نمبر 66/295، (2012) نے بین الحکومتی عمل کو 2013 تک توسیع دی ہے۔وقت میں توسیع کا مقصد اب تک ہونے والے بحث و مباحثے کو مزید وسعت دینا ہے تاکہ مطلوبہ ٹھوس اور مستحکم اقدامات کی نشاندہی ہو سکے[68]۔"

63- او ایچ سی ایچ آر کی ویب پر دستیاب ہے، درج بالا این 65

64- یہ غیر رسمی انتظامات جنرل اسمبلی کی قرارداد 66/254 پر مذاکرات کے بعد طے پانے والے سمجھوتے کا نتیجہ تھے جہاں این جی اوز نے بین الحکومتی عمل میں شمولیت کا مطالبہ کیا تھا

65- بنیادی طور پر روس، چین، شام اور ایران

66- ملاحظہ کریں درج بالا این 50، صفحہ 7

67- اس حوالے سے مزید تفصیلات کے لیے، نگران کارکمیٹیوں کی خودمختاری کے لیے آئی سی جے کا بیان ملاحظہ کریں جو کہ http://www.icj.org/icj-statement-on-the-independence-of-the-un-treaty-bodies/ پر دستیاب ہے۔

68- جنرل اسمبلی کی قرارداد 66/295(1)